السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد وعورت کےلئے ابروؤں کے بال کترنا جائز ہے اور کیا دونوں کےلئے پنڈلی اورہاتھوں وغیرہ کے بال مونڈنا جائز ہے ؟ تفصیل سے بیان کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرنے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر منہ کے بال نکالنے والیوں اور نکلوانے والیوں پر خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر ان سب اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر '' ۔ الحدیث ۔

(متمصات : وہ عورتیں جو اُبروں کو باریک کے لیے اسکے بال نوچتی ہیں ۔ (نہایہ لسان العرب

امام نووی نے شرح صحیح مسلم (205/2) میں کہا ہے : النامصہ : وہ عورت جو چہرے سے بال اکھارتی ہے اور المتنمصہ : وہ عورت جو یہ کام طلب کرتی ہے ۔ یہ کام حرام ہے ۔

لیکن اگر عورت کی داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسکا زائل کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے ممانعت تو آبروں اورچہرے کے کناروں سے بال اکھاڑنے میں ہے ۔

میں کہتا ہوں : یہ ممانعت مردوں عورتوں دونوں کو شامل ہے ' رہاہاتھوں اورپیروں سے بالوں کا ازالہ تو اگر زیادہ ہوں تو اسکے ازالے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بدشکل کرتے ہیں اگر عادت کے مطابق ہوں تو اہل علم میں سے بعض کہتے ہیں کہ انہیں رہنے دینا چاہیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے زمرے میں آتا ہے اورراجح یہی ہے کے اسکا ازالہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے : ''جس سے اللہ تعالیٰ سکوت اختیار کرے وہ معاف ہے '' ۔

اور عنقریب ذکر آئے گا کے تمام اشیاء میں اصل اباحت ہے مگر جہاں اسکے خلاف دلیل قائم ہوجائے ۔

بال کی تین قسم ہیں :

1۔ قسم اول : جس کے لینے کی حرمت پر شارع کی نص موجود ہے ۔

2۔ دوسری قسم : جس کے لینے پر شارع کی نص موجود ہے ۔

3۔ تیسری قسم : جس سے شارع نے سکوت اختیار کیا ہو ۔

جس کے لینے کی حرمت میں شارع کی نص موجود ہے تو اسے نہ لیا جائے جیسے مرد کی داڑھی ' مرد عورت دونوں کی ابروئیں اوروہ جس کے لینے پر شارع کی طرف سے نص ہو تو اسے لینا چائیے جیسے بغل اور شرمگاہ کے بال اور مرد کی مونچھیں ' اورجس سے سکوت اختیار کیا گیا ہوں وہ معاف ہے ' اگر اللہ تعالیٰ اسکا وجود نہ چاہتا تو اسکے ازالے کا حکم دیتا ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اسے باقی رکھنا چاہتا تو اسے باقی رکھنے کا حکم دیتا ۔ جب سکوت اختیار کیا ہے پھر انسان کے اختیار کے ساتھ رکھتا ہے ' زائل کرنا چاہتا ہے زائل کرے ' باقی رکھنا چاہتا ہے ' باقی رکھے ۔

باقی رہا دبر کے بال لینے کا مسئلہ :

تو امام نووی نے شرح مسلم (128/1) میں کہا ہے : '' عانہ سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے ذکر کے اوپر اور آس پاس ہیں اوراسی طرح وہ بال جو عورت کے فرج کے آس پاس ہیں ۔ اور ابوالعباس بن سریج سے نقل ہے کے عانہ میں وہ بال بھی شامل ہیں جو حلقہ دبر کے آس پاس ہیں تو ان تمام اقوال سے حاصل یہ ہوکہ قبل ودبر کے آس پاس تمام بالوں کا مونڈنا مستحب ہے '' ۔

اور نبی ﷺ کے بالصفا پوڈرے مے استعمال کے بارے میں ضعیف احادیث آئی ہیں جیسے کے ابن ماجہ (2 رقم : 3751) میں ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے ' نبی ﷺ جب بال صفا استعمال کرتے تو پہلے شرمگاہ پر لگاتے اور پھر سارے بدن پر ۔ (تفصیل کےلئے دیکھو 1) 160

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص411

محدث فتویٰ